نوحہ

یہ پکاری زینب خستہ تن

میرا لٹ گیا ہے بھرا چمن

یہ نہ پوچھو کیا کیا گذر گیا

وہ ستم جو ہم پہ اتر گیا

میرا بھائی مجھ سے بچھڑ گیا

تھا گہن وہ ماہ بـــتول پر

تھا وہ ظلم سبط رسول پر

ہیں وہ داغ قلب ملول پر

میں بھلاؤں کیسے وہ تشنگی

وہ نبـی کی آل کی بے بـسی

وہ علی کے لال کی بیکسی

دو پسر بھی میں نے فدا کئے

کہ حسـین آقا مــیرا جیـئے

یہ صبر کے گھونٹ بھی پی لئے

یہ اسیری اور یہ سختیاں

یہ سہیں رسول کی بیٹیاں

کہاں قید شام رسن کہاں

میرے نوجوان بچھڑ گئے
میرے بے زباں بھي جو رن گئے
وہ بھي تیر کھا کے گذر گئے

وہ نظارہ میري نظر میں ھے
میں نے دیکھا رن میں جو آنکھ سے
دل فاطمۃ تھا چھري تلے

بے رداء میں اونٹ پہ جب چلي
بیکفن حسین کي لاش تھي
میں کفن بھي اسکو نہ دے سکي

کیوں نہ جگر نہ میرا نکل پڑے
جو سکینہ پوچھتي ھے مجھے
میرے بابا جان کدھر گئے

دوپہر میں یوں نہ لٹے کوئي
میري طرح دکھ نہ سہے کوئي
یوں ھي جیتے جي نہ مرے کوئي

اے جمالي مولیٰ برھان دیں
ھیں غم حسین میں جو حزیں
تا ابد رھیں یہ مہ مبیں

عبد سیدنا ط ع
شبر فخرالدین جمالي
طاھري حزب الذکر - کراچي